Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: نسیم سیفی
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
جلد ۴۱/۷۶ | ہفتہ ۱۸ ربیع الاول ۱۴۱۲ھ ۲۸ تبوک ۱۳۷۰ہش ۲۸ ستمبر ۱۹۹۱ء | نمبر ۲۱۶

نیک ارادوں کی بجا آوری کے لئے بھی دُعا کرنی چاہیئے

"ہر وہ (صاحب ایمان) جو نیک ارادے باندھتا ہے اور وقتی طور پر خلوص سے باندھتا ہے۔ جانتا ہے کہ وہ تقویٰ کے ساتھ یہ فیصلے کر رہا ہے اس کیلئے بھی نصیحت ہے کہ دُعا سے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگے ورنہ نیک باتوں کے نیک ارادے جو خلوص کے ساتھ بھی کئے گئے ہوں ضروری نہیں کہ انسان کو ان کے پورا کرنے کی توفیق مل سکے۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانئ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"اللہ تعالیٰ نے صاف طور پر فرما دیا ہے کہ جو خدا سے محبت کرتے ہیں اسی سے ڈرتے اسی سے امید رکھتے ہیں۔ وہ ایک سلطان رکھتے ہیں، لیکن جو نفس کے تابع ہوتے ہیں۔ ان کے پاس کوئی سلطان نہیں ہے۔ جو محکم طور پر دل کو پکڑے۔ غرض انسان کا کوئی فعل اور قول ہو جبتک وہ خدائی سُلطان کا پیرو نہ ہو۔ شرک کرتا ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صد ۴۷۸)

"ہماری جماعت کے لئے یہ امر ضروری پڑا ہوا ہے کہ وہ اپنے وقتوں میں کچھ وقت نکال کر آئیں اور یہاں صحبت میں رہ کر اس غفلت کی تلافی کریں جو غیبوبت کے زمانہ میں پیدا ہوئی ہے اور اُن شبہات کو دُور کریں جو اس غفلت کا باعث ہوئے ہیں۔ اُن کا حق ہے کہ وہ اُن کو پیش کریں اور اُن کا جواب ہم سے سنیں۔ بھلا اگر کمزور بچہ جو ابھی دُودھ پینے اور ماں کے کنارِ عاطفت کا محتاج ہے۔ اس سے الگ کر دیا جائے تو تم اُمید کر سکتے ہو کہ وُہ بچ رہے گا۔ کبھی نہیں۔ اسی طرح بلوغ سے پیشتر کے کمال اور معرفت کا حال ہے۔ انسان کمزور بچہ کی طرح ہوتا ہے۔"

(ملفوظات جلد اوّل صد ۴۷۹)

حضورِ انور کا منظور کردہ منصوبہ

کفالتِ یکصد یتامیٰ

جو دوست یتامیٰ کی خبر گیری اور کفالت کے خواہشمند ہوں وہ ایک یتیم کی کفالت کے جملہ اخراجات ادا کر کے اس بابرکت تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں۔ مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے تین صد روپے ماہوار سے سات صد روپے تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ ماہوار مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں۔ اس غرض کے لئے اپنی رقوم "امانت یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہ راست یا مقامی انتظام جماعت کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔ اگر رقم مقامی جماعت میں ادا کریں تو اس کی اطلاع ذیل کے پتہ پر بھی بھجوا دیں۔

نیز احباب کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضور انور نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطاء فرمائی ہے جو گاہے گاہے کوئی رقم مقرر کئے بغیر کچھ نہ کچھ اس مد "کفالت یکصد یتامیٰ" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسب منشاء جمع کرانا چاہتے ہیں۔

(سیکرٹری یتامیٰ کمیٹی دارالضیافت ربوہ)

ہم اپنے احمدی نوجوانوں سے گذارش کریں گے کہ اگر نوکریاں ملیں تو نوکریاں بھی کریں لیکن اتنی جتنی کی ملک کو اشد ضرورت ہو۔ ان میں سے زیادہ تر تاجر اور صنّاع بنیں۔ تجارت کریں اور اس قدر تجارت کریں کہ دنیا کے بڑے بڑے تاجروں میں ان کا شمار ہو۔ صنعتکاری کریں اور دنیا کی ہر چیز بنانے کی کوشش کریں اور دنیا بھر کی منڈیوں کو اپنی مصنوعات سے بھر دیں۔ اس بات میں ہماری اپنی ترقی اور ہمارے پیارے پاکستان کی ترقی کا راز ہے۔

حلال اور طیّب مال کما کر کھاؤ

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الاوّل) اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو

"خدا تعالیٰ سکھاتا ہے کہ جب تم خدا کی خاطر کھانے پینے سے پرہیز کر لیا کرتے ہو تو پھر ناحق کا مال اکٹھا نہ کرو بلکہ حلال اور طیّب کما کر کھاؤ۔ اکثر لوگ یہی کہتے ہیں کہ جب تک رشوت نہ لی جاوے اور دغا فریب اور کئی طرح کی بد دیانتیاں عمل میں نہ لائی جاویں۔ روٹی نہیں ملتی۔ یہ ان کا سخت جھوٹ ہے ہمیں بھی تو ضرورت ہے۔ کھانے پینے سب اشیاء کی خواہش رکھتے ہیں۔ ہماری بھی اولاد ہے۔ ان کی خواہشوں کو بھی ہمیں پورا کرنا پڑتا ہے اور پھر کتابوں کے خریدنے کی بھی ہمیں ایک دھت اور ایک فضول سی ہمارے ساتھ لگی ہوئی ہے۔ گو اللہ کی کتاب ہمارے لئے کافی ہے اور دوسری کتابوں کا خرید کرنا اتنا ضروری نہیں۔ مگر میرے نفس نے ان کا خرید کرنا ضروری سمجھا ہے اور گو میں اپنے نفس کو اس میں پوری طرح سے کامیاب نہیں ہونے دیتا۔ مگر پھر بھی بہت سے روپے کتابوں پر ہی خرچ کرنے پڑتے ہیں۔ مگر دیکھو ہم بڈھے ہو کر تجربہ کار ہو کر کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ انسان کو اس کی ضرورت سے زیادہ دیتا ہے۔ بد سے بد پیشہ طبابت کا ہے۔ جس میں سخت جھوٹ بولا جا سکتا ہے اور حد درجہ کا حرام مال بھی کمایا جا سکتا ہے۔ ایک راکھ کی پڑیا دے کر طبیب کہہ سکتا ہے کہ یہ سونا کا کشتہ ہے۔ فلانی چیز کے ساتھ اسے کھاؤ اور ایسے ہی طرح طرح کے دھوکے دیئے جا سکتے ہیں۔ جس طبیب کو پُوری فہم نہیں۔ پوری تشخیص نہیں اور دوائیں دے دے کر روپیہ کماتا ہے تو وہ بھی بطلان سے روپیہ کماتا ہے۔ وہ مال طیب نہیں بلکہ حرام مال ہے۔ اسی طرح جتنے

باقی صد ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ ۔ پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی ۔ ربوہ

قیمت
ایک روپیہ پچاس پیسے

۲۷ تبوک ۱۳۷۰ ہش ۲۷ ستمبر ۱۹۹۱ء

معاشرہ کی بہتری کے آداب

معاشرہ بہت سے لوگوں کے اجتماع کا نام ہے اور پھر معاشرہ اس بات کا بھی نام ہے کہ یہ بہت سے لوگ کس طرح زندگی بسر کرتے ہیں۔ ایک دوسرے سے تعاون کرتے ہیں اور یک رنگی کا اظہار کرتے ہیں یا سر پھٹول کا سا سماں رہتا ہے۔ ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں یا نفرت۔ ایک دوسرے کے کام آتے ہیں یا ایک دوسرے کی راہ میں روڑے اٹکاتے ہیں۔ انسان چونکہ اکٹھے ہی رہ کر زندگی بسر کر سکتے ہیں اس لئے دیکھنا یہ ہے کہ وہ اکٹھے رہیں تو کس طرح رہیں۔ اور اکٹھے رہنا ان کے لئے کس رنگ میں مفید ہو سکتا ہے۔ یہی بات معاشرہ کی پرکھ کا باعث بنتی ہے۔ اور اس بات پر غور کے نتیجے میں انسانی سوچ انسانوں کی آپس میں محبت کا تقاضا کرتی ہے۔

انسانی معاشرہ کو بہتر بنانے کے لئے لوگوں کے خیالات میں بہتری پیدا ہونی چاہیئے اور اس بہتری کے لئے ان کے پاس بہتر تعلیم کا ہونا لازمی جزو ہے۔ اگر یہ تعلیم محبت سکھاتی ہو تو لوگ یقیناً انجانے میں بھی ایک دوسرے سے محبت کریں گے۔ ایک دوسرے کے کام آئیں گے۔ ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی کرتے ہوئے ایک دوسرے کے دکھ درد مٹانے کی کوشش کریں گے۔ اور یہ تعلیم ملتی ہے مذہب سے۔ اسی لئے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے ایک دفعہ فرمایا تھا کہ مذہب میں فی الحقیقت دو ہی باتیں دیکھنے والی ہوتی ہیں۔ ایک خدا کی صفات کیسی ہیں اور وہ مذہب کیسا خدا پیش کرتا ہے اور دوسرے انسانوں کے آپس میں کیسے تعلقات پیدا کرتا ہے۔

حضرت امام جماعت الثالث اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر رحمتیں نازل فرماتا رہے۔ فرماتے ہیں: جماعت احمدیہ بحیثیت جماعت دینِ حق کے حسین اخلاق پر قائم ہو۔ اور اصلاح یافتہ معاشرہ اپنے ماحول میں پیدا کرنے کی کوشش کرے۔ معاشرہ کی برائیوں سے خود کو محفوظ رکھنا اور معاشرہ کو برائیوں سے بچانا آپ کی ذمہ داری ہے اور آپ کی یہ ذمہ داری بھی ہے کہ جو کوئی بھی معاشرہ کو برائیوں سے بچانے کی کوشش میں ہو اس کو آپ کا پورا تعاون حاصل ہو۔ اس سلسلہ میں آپ نے فرمایا۔ (۱) کوئی احمدی جھوٹ نہیں بولتا۔ (۲) کسی احمدی کو گالی دینے کی عادت نہیں ہونی چاہیئے۔ (۳) ہر احمدی اپنی بات کا پکا ہو جو عہد کرے پورا کرے۔ (۴) یہ چھوٹی چھوٹی باتوں سے جو رنجشیں پیدا ہو جاتی ہیں جماعت کے اندر یا باہر اس قسم کی رنجشیں نہ پیدا ہونے دیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہم سب کو مل جل کر رہنے کے آداب پر عمل کرنے کی توفیق دے اور اس طرح ہم خود بھی معاشرہ کو بہتر بنائیں۔ اور معاشرہ بہتر بنانے والوں سے تعاون بھی کریں۔

جب بھی کچھ دیتا ہے مجھکو
دیتا ہے وہ دینے والا
چھینو میرے ہاتھوں میں دے کر
کھینتا ہے وہ کھینے والا

ـــــ ابوالاقبال

حیات!

جسے حیات سمجھتے ہو تم حیات نہیں
"حیات صرف شمارِ نفس کی بات نہیں"

حیات کیا ہے کبھی اہلِ دل سے پوچھ یہ بات
فقیہ و صوفی و ملّا کی واردات نہیں

حیات حلقۂ اربابِ مدرسہ میں نہیں
بیانِ فلسفی میں معنئ حیات نہیں

زمیں پہ پھول کھلے ہیں ہزاروں صدیوں سے
جمالِ ارض کے نظّارے بے ثبات نہیں

حیات رقص کناں ہے اُبلتے چشموں میں
سیہ چٹانوں میں افسردہ سرد رات نہیں

حیات طائرِ رنگیں کی دلکشا پرواز
فضا کے اوج میں پابندئ جہات نہیں

حیات ذوقِ نمو ہے شگوفہ زاروں میں
نمِ حیات سے بیگانہ ڈال پات نہیں

ہوائے کوہ میں پتھر بھی سانس لیتے ہیں
فضائے کوہ کے نظارے بے حیات نہیں

حیات سیلِ رواں ہے ازل سے تا بہ ابد
کبھی حیات کی بازی اجل سے مات نہیں

حیات معرکہ آرا ہے رزمِ ہستی میں
حیات محض نقوشِ تصوّرات نہیں!

چراغ اپنا جلاتی ہے تُند آندھی میں
کہیں بھی نور سے خالی شبِ حیات نہیں

حیات مظہرِ ربِّ جلیل ہے اعجاز
خدا کے ہاتھ کا نقشِ جمیل ہے اعجاز

سعید احمد اعجاز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات سیدنا حضرت فضل عمر (اللہ تعالیٰ آپ سے ہمیشہ راضی رہے)

تلقین عمل

در حقیقت قرآن کریم میں یہ ایک بہت بڑی خوبی ہے کہ جب وہ کوئی مضمون لیتا ہے تو اس کے تمام متعلقہ مضامین کو اس کے نیچے تہ بہ تہ جمع کر دیتا ہے۔ بالکل اسی طرح جس طرح زمین کے طبقات ہوتے ہیں اوپر کے طبقہ میں اور قسم کی مٹی ہوتی ہے دوسرے طبقہ میں اور قسم کی مٹی ہوتی ہے تیسرے طبقہ میں اور قسم کی مٹی ہوتی ہے اور جب ہم کسی زمین کو دیکھتے ہیں تو اندازہ لگاتے ہیں کہ یہ زمین اچھی پیداوار دینے والی ہے یا بری پیداوار دینے والی ہے۔ یہ کنکریلی زمین ہے۔ یا اس میں عمدہ لیسدار مٹی پائی جاتی ہے اور اس سے ہم یہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ اس میں فصل اچھی ہوگی یا خراب ہوگی۔ مکان اچھے تعمیر ہوں گے یا خراب ہوں گے۔ بنیادیں گہری کھودنی پڑیں گی یا تھوڑی۔ عمارت کئی منزلوں کی بن سکیگی یا یہ زمین زیادہ بوجھ برداشت نہیں کر سکے گی۔ لیکن ایک ماہر فن اس زمین کو کھودے گا تو کہہ دے گا کہ اتنے گز زمین کھودنے کے بعد پتہ لگتا ہے کہ اتنے ہزار سال پہلے اس جگہ پانی ہوتا تھا۔ اور وہ اپنے اندر فلاں قسم کے جانور اور حیوانات رکھتا تھا پھر وہ چند گز اور مٹی کھودے گا اور اس زمین سے جس کو سرسری طور پر دیکھ کر ہم نے یہ اندازہ لگایا تھا کہ اس میں فصل زیادہ ہوگی یا کم۔ عمارت کئی منزلوں والی بن سکے گی یا نہیں۔ وہ ماہر فن یہ نتیجہ نکالے گا کہ فلاں فلاں وقت میں اس زمین میں یہ یہ تبدیلیاں اندرونی آگ یا گرمی کی وجہ سے پیدا ہوئیں یا دھاتوں نے پگھل پگھل کر اس کے اندر یہ یہ تغیرات پیدا کر دیئے اسی طرح وہ نیچے چلتا چلا جائے گا۔ اور تاریخ کے مختلف زمانے بیان کرتا چلا جائے گا۔ وہ محض اس زمین کو دیکھ کر دو۔ دو تین تین ہزار سال تک کے واقعات بیان کر دے گا۔ اور یہ سب چیزیں زمین کے اندر مخفی ہوں گی۔ یہی حال قرآن کریم کا ہے اس کے مطالب بھی الفاظ کی تہوں کے نیچے چھپے ہوئے ہوتے ہیں اگر زمین کی سب چیزوں کو باہر نکال کر پھیلا دیا جائے تو انسان کا زمین پر چلنا پھرنا مشکل ہو جائے گا۔ لیکن چونکہ وہ سب چیزیں زمین کے اندر تہ بہ تہ رکھی ہوئی ہیں۔ اس لئے ہم اس کے اوپر چلتے پھرتے ہیں۔ لیکن جب اسے کھودتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ مثلاً اس کے اندر چونے کی چٹانیں ہیں۔ اگر وہ چونے کی چٹانیں باہر نکال کر سطح پر پھیلا دی جائیں تو کیا تم خیال کر سکتے ہو کہ یہاں آبادی ہو سکتی تھی۔ یہ جگہ بجائے آدمیوں کے چٹانوں سے بھری ہوئی ہوتی۔ اسی طرح وہ سب مطالب جو قرآنی الفاظ کی تہوں میں چھپے ہوئے ہیں اگر باہر نکال دیئے جاتے اور ظاہری الفاظ میں انہیں بیان کیا جاتا تو جیسے اس زمین کی اندر کی چیزیں اگر باہر آجائیں تو وہ چیزیں پھیل کر سینکڑوں میل کا علاقہ رک جاتا۔

اسی طرح قرآن کریم بھی اتنا پھیل جاتا کہ کوئی انسان اسے پڑھ نہ سکتا۔ اور یہ کتاب نہ رہتی بلکہ ایک عظیم الشان لائبریری ہو جاتی۔ اور اس میں ہزاروں کتب رکھی ہوئی ہوتیں۔ ایک نسل انسانی کہہ دیتی کہ ہم نے اس کے پانچ سو صفحات پڑھے ہیں۔ دوسری کہتی ہم نے اس کے ایک ہزار صفحات پڑھے ہیں۔ لیکن اب قرآن کریم ایک چھوٹی سی کتاب کی شکل میں ہے اور زمین کی طرح اس کی ایک تہہ کے نیچے ایک مضمون ہے۔ دوسری تہہ کے نیچے دوسرا مضمون ہے تیسری تہہ کے نیچے تیسرا مضمون ہے اور اس طرح تھوڑے سے الفاظ میں ہزاروں مضامین بیان کر دیئے گئے ہیں۔ حفظ کرنے والے اسے آسانی سے حفظ کر سکتے ہیں۔ اور پڑھنے والے اسے جلدی جلدی پڑھ لیتے ہیں۔ اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے قرآن کریم نے کہا ہے یعنی اس کے اندر تمام ایسی تعلیمیں پائی جاتی ہیں جو قیامت تک کام آنے والی ہیں اور کوئی ایسی تعلیم جو دائمی ہو اس سے باہر نہیں رہی۔ اسی شان اور عظمت کے اظہار کے لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کا ایک نام قرآن مجید بھی رکھا اور دنیا میں یہ اعلان فرمایا کہ زمین میں جتنے جس قدر درخت دکھائی دیتے ہیں اگر ان تمام کو کاٹ کاٹ کر قلمیں بنا لیا جائے اور سمندر سیاہی بنا دیا جائے اور پھر اور سات سمندروں کا پانی بھی سیاہی بنا دیا جائے اور ان قلموں اور سیاہی سے اللہ تعالیٰ کے کلمات لکھے جائیں تو دنیا بھر کے درختوں اور باغات کے درختوں کی قلمیں ٹوٹ جائیں گی اور ساتوں سمندروں کی سیاہی ختم ہو جائے گی۔ مگر قرآنی سمندر پھر بھی بھرا ہوا ہی دکھائی دے گا اور اس کے معارف کبھی ختم ہونے میں نہیں آئیں گے۔ کیونکہ جس طرح خدا مجید ہے اسی طرح یہ قرآن بھی مجید ہے اور بڑی شان اور عظمت کا کلام ہے دنیا پر کوئی زمانہ ایسا نہیں آسکتا جس میں قرآن مجید لوگوں کی راہنمائی کرنے سے قاصر ہو۔ وہ ہر زمانہ میں ایک نئی شان سے جلوہ گر ہوتا اور مخالفین کی آنکھوں کو اپنی چمک سے خیرہ کر دیتا ہے۔ وہ تورات اور ژند اوستا اور وید کی طرح ایک مردہ کتاب نہیں۔ جو ہر زمانہ کی مشکلات کا حل پیش کرنے سے قاصر ہو۔ بلکہ وہ ایک زندہ کتاب ہے۔ جس سے ہر زمانہ میں زندگی کا تازہ سامان لوگوں کو میسر آسکتا ہے اور وہ معارف وحقائق کا ایک ایسا خزانہ ہے جو کبھی ختم ہونے میں نہیں آسکتا مگر بدقسمتی سے لوگوں میں جہاں اور بہت سی خرابیاں پیدا ہوئیں وہاں انہوں نے اس قرآنی حسن سے بھی اپنی آنکھیں بند کر لیں۔

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات

کینیا میں حقوقِ انسانی

کینیا میں گذشتہ نو ۹ سال سے یک جماعتی حکومت چل رہی ہے۔ گذشتہ دنوں برطانیہ کے وزیر خارجہ مسٹر ڈگلس ہرڈ نے کینیا کا دورہ کیا تو اس امید کا اظہار کیا کہ وہاں کثیر جماعتی سیاست شروع ہو جائے گی۔ اور حکومت بجائے ایک جماعت کی ہونے کے جمہوریت کے مطابق ہاتھ بدلتی رہے گی۔ حکومت نے مسٹر ہرڈ کے اس دورے کے بعد انسانی حقوق کی کینیا کی تنظیم کے اجلاس پر پابندی لگا دی اور خیال یہ کیا جاتا ہے کہ اب اس تنظیم کے بعض عمائدین کو خاص طور پر اسکے صدر کو حراست میں لیا جائے گا۔ اس تنظیم نے یہ بھی کہا ہے کہ مسٹر ہرڈ نے جسطرح جمہوریت کا ذکر کیا ہے وہ کافی نہیں۔ انہیں خاص طور پر یہ کہنا چاہیئے تھا کہ یہاں انسانی حقوق کی پامالی ہوتی ہے۔ اور انہیں یہ بات بالکل اسی طرح کہنی چاہیئے تھی۔ جسطرح چین کے متعلق انہوں نے کہی تھی۔ اور اسی طرح سوویت یونین کے متعلق بھی انہوں نے ایسا ہی بیان دیا تھا۔

ان کے اجلاس پر پابندی لگنے کے متعلق انہوں نے کہا کہ اس سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ اختلاف رکھنے والے لوگوں کو کس طرح درجہ بدرجہ دبایا جا رہا ہے۔ اور یہ بات جیسا کہ ہر شخص سمجھ سکتا ہے غیر قانونی ہے۔ یہ ان وکلاء مذہبی رہنماؤں اور سیاست دانوں میں شامل ہے۔ جنہوں نے پہلے ہی کئی دفعہ جمہوریت کا مطالبہ کیا ہے۔

مسلمان لیڈی ڈپٹی میئر

مسز مہر خان انگلستان کی پہلی مسلم لیڈی ڈپٹی میئر ہیں۔ ان کا علاقہ مشرقی لندن میں بروآف والتھام فارسٹ ہے۔ گذشتہ روز انہیں کراچی کے ایک جریدہ "نیوسپاٹ" کی انتظامیہ نے پرل انٹر کانٹیننٹل ہوٹل میں استقبالیہ دیا۔ اسی موقعہ پر مسز مہر خان نے جذبات سے معمور پاکستانیوں سے اپیل کی کہ وہ متحد ہو جائیں اپنے اختلافات کو بھول جائیں اور پاکستان کی بہبود اور ترقی کے لیئے کوشش کریں۔ مسز مہر خان نے کہا کہ اگرچہ اب وہ مستقل طور پر برطانیہ میں آباد ہیں۔ لیکن ان کا دل اور ان کی روح پاکستانی ہیں۔ اور وہ اپنے ملک سے محبت کرتی ہیں۔

آپ نے لیبر پارٹی کے ٹکٹ پر ۱۹۸۹ء میں کونسلر شپ جیتی تھی۔ یہ برو گریٹر لنڈن میں سب سے بڑی ہے اور اس میں تقریباً ساٹھ ہزار پاکستانی مسلمان رہتے ہیں۔ مسز مہر خان نے کہا کہ ان کے بچپن کے پاکستان سے اب کا پاکستان بہت مختلف ہے۔ اور کہا جاسکتا ہے کہ پاکستان نے بہت ترقی کی ہے لیکن اس کے باوجود بیرونی ممالک میں رہنے والے پاکستانیوں کو جو چیز سب سے زیادہ کوفت پہنچاتی ہے۔ وہ یہاں کی فرقہ واریت اور علاقائی اور لسانی جھگڑے ہیں۔ وہ یہاں کی امن و امان کی بگڑتی ہوئی حالت پر بھی نہایت غیر مطمئن ہیں اور انہیں اس بات کی بھی پریشانی ہے کہ منشیات کا مسئلہ حل ہونے میں نہیں آتا۔ مسز مہر خان نے کہا کہ یو۔ کے میں جو پاکستانی رہتے ہیں وہ یقیناً اس بات پر خوش ہوں گے اور فخر کریں گے کہ تمام پاکستانی متحد ہو گئے ہیں اور اسے ایک پھلتا پھولتا ترقی کرتا ہوا ملک دیکھنا چاہیں گے۔ جیسا کہ قائداعظم پاکستان کو دیکھنا چاہتے تھے۔ انہوں نے اپنے علاقے کے سکولوں میں اے اور او لیول کے امتحانات کے لیئے اردو اور اسلامیات سلیبس میں شامل کروائے ہیں۔ موجود الوقت میں جو وہاں بوڑھوں کی خدمت کے لیئے

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نسیم سیفی

کاغذی ہے پیرہن

سیرالیون کو آزادی ملی تو اس تقریب کے لئے نئے سربراہ مملکت نے جن احباب کو دوسرے ممالک سے مدعو کیا ان میں محترم شیخ بشیر احمد صاحب جج ہائیکورٹ لاہور بھی شامل تھے۔ آپ آزادی کی اس تقریب میں شرکت کے بعد غانا تشریف لائے اور غانا میں ایک دو روز قیام کے بعد آپ نے نائیجیریا کی جماعت کو میزبانی کا شرف عطا کیا۔

اس وقت جو تصویر میرے سامنے ہے وہ پریس کلب لیگوس میں لی گئی تھی جہاں محترم شیخ صاحب نے لیگوس کے صحافیوں سے خطاب کیا تھا۔ تصویر سٹیج کی ہے اس لئے اس میں محترم شیخ صاحب اور خاکسار (نسیم سیفی) ہی نظر آتے ہیں۔ اس موقعہ پر آپ نے پاکستان کے متعلق نہایت دلچسپ اور ایمان افروز باتیں بیان کیں اور صحافیوں کو جن کا اپنا ملک آزاد ہوئے ایک ہی سال ہوا تھا ایسی نصائح کیں جو ایک نئے ملک کے لئے خاص طور پر مفید ثابت ہو سکتی ہیں۔ آپ نے پاکستان کی عدالتوں کا بھی ذکر کیا اور اپنے کام کے متعلق بھی کئی باتیں بتائیں۔ اس موقعہ پر صحافیوں نے جو آپ سے سوالات کئے وہ زیادہ تر جنوبی افریقہ کی نسلی امتیاز کی پالیسی سے متعلق تھے۔ وہ یہ جاننا چاہتے تھے کہ پاکستان کس حد تک اس نسلی امتیاز کی پالیسی کے خلاف ہے اور یہاں کے سیاہ فام لوگوں کے لئے کس رنگ میں امداد فراہم کر سکتا ہے۔ چنانچہ اس سلسلے میں محترم شیخ صاحب کا ایک بیان بھی اخبارات میں شائع ہوا۔

میں نائیجیریا یونین آف جرنلسٹس کا وائس پریذیڈنٹ تھا اور پریس کلب کا خزانچی بھی۔ چنانچہ خاصی تعداد میں صحافیوں نے اس تقریب میں شرکت کی۔ احمدیہ جماعت کی کارکردگی سے تو یہ صحافی واقف تھے ہی اور خاکسار کے اخبارات میں شائع ہونے والے مضامین جن کا تعلق پاکستان کے نظریے کی وضاحت سے تھا وہ بھی وہ پڑھتے ہی تھے۔ اس وجہ سے انہیں ایک پاکستانی جج کے ساتھ خاص طور پر دلچسپی پیدا ہوئی۔ چنانچہ انہوں نے خاصی دیر تک محترم شیخ صاحب سے پاکستان کے متعلق پاکستان اور نائیجیریا کے تعلقات کے متعلق، پاکستان اور سیاہ فام لوگوں کی آزادی کی مساعی کے متعلق سوالات کئے محترم شیخ صاحب نے نہایت مناسب رنگ میں سوالوں کے جواب دیئے۔ شیخ صاحب نے اس خواہش کا اظہار کیا کہ وہ نائیجیریا کی فیڈرل کورٹ کے چیف جسٹس سے ملاقات کرنا چاہیں گے۔ چنانچہ میں نے چیف جسٹس صاحب کو درخواست کی اور انہوں نے پندرہ منٹ کی اجازت دی کہ آپ تشریف لے آئیں۔ میں تمام عدالتیں بند کروا دیتا ہوں تاکہ سارے جج صاحبان آپ سے ملاقات کر سکیں۔ محترم شیخ صاحب اور خاکسار چیف جسٹس صاحب کے چیمبر میں چلے گئے اور وہاں دیکھا کہ وہاں ہائیکورٹ کے تمام جج موجود تھے گفتگو کا وقت تو صرف پندرہ منٹ تھا لیکن جب محترم شیخ صاحب نے پاکستان کی عدالتوں کے متعلق اور اپنے بعض فیصلوں کے متعلق بات شروع کی تو گفتگو لمبی ہوتی چلی گئی اور ۹۰ منٹ تک تمام عدالتیں بند رہیں اور تمام جج آپ کی اس گفتگو سے محظوظ ہوتے رہے۔

ایک دن جب خاکسار اور محترم شیخ صاحب کہیں جا رہے تھے اور راستے میں کار میں پٹرول ڈلوانے کی ضرورت پیش آئی۔ تو شیخ صاحب فرمانے لگے۔ ٹینک بھروا لیجئے۔ میں نے گذارش کی کہ میں تو ہمیشہ ٹینک بھروا کر رکھتا ہوں۔ آپ مسکرائے اور کہنے لگے کہ میں نے بعض جگہوں پر دیکھا ہے کہ اتنا تھوڑا پٹرول ڈلواتے ہیں کہ مجھے یہ کہنے کی ضرورت پیش آتی رہی کہ موٹر کی بجائے اگر آپ بیل گاڑی میں سفر کریں تو وہ شاید زیادہ مناسب ہوگا۔ یہ تو بہرحال ایک ضمنی سی بات تھی۔

محترم شیخ صاحب نے جماعت کے احباب کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ اب وقت آگیا ہے کہ ہم سب مل جل کر کام کریں یعنی ایک وقت تو ایسا تھا کہ مقامی لوگ زیادہ مشن کے کاموں میں حصہ لے بھی نہیں سکتے تھے اور لیتے بھی نہیں تھے لیکن اب خداتعالیٰ کے فضل سے جماعت کو ایسے تعلیم یافتہ افراد میسر آگئے ہیں کہ مربی انچارج اور اس کے علاوہ دیگر ہر مربی کے ساتھ بھی مل کر کام کر کے انہیں لطف بھی آئے گا اور وہ نہایت مفید بھی ثابت ہوں گے۔ یہ بات آپ نے اس وقت کہی جب لیگوس کی احمدیہ جماعت نے آپ کو استقبالیہ دیا۔

اخبارات سے تو مجھے شروع سے ہی دلچسپی تھی لیکن جب میں نے جماعت کا ہفتہ وار اخبار "دی ٹروتھ" شائع کرنا شروع کیا تو صحافیوں کے حلقے میں پہلے سے بہت زیادہ پذیرائی ملی چنانچہ اسی پذیرائی کی وجہ سے خاکسار کو نائیجیریا یونین آف جرنلسٹس کا وائس پریذیڈنٹ منتخب کیا گیا اور ہر سال بسال اس عہدے پر مجھے منتخب کیا جاتا رہا۔ اور اسی طرح پریس کلب جس کا افتتاح مکرم الحاج آنریبل تفاوا بالیوا وزیر اعظم نے کیا تھا اس کا بھی مجھے فنانشل سیکرٹری منتخب کر لیا گیا۔ صحافیوں کا سالانہ ڈنر تھا۔ محترم وزیر اعظم صاحب چیف گیسٹ تھے اور اس موقعہ پر لیگوس کے عمائدین کو بھی مدعو کیا گیا تھا۔ چنانچہ اس سینکڑوں افراد کی موجودگی میں جو ڈنر دیا گیا اس کی صدارت کا اعزاز بھی مجھے ملا۔ میں سمجھتا ہوں کہ نائیجیریا کے صحافیوں کی یہ سعادتمندی تھی کہ ایک غیر ملکی کو پہلے وائس پریذیڈنٹ چنا۔ پھر اس کے ساتھ ہی فنانشل سیکرٹری منتخب کیا اور اس بڑے سالانہ ڈنر کے لئے صدارت کا اعزاز بھی خاکسار کو دیا۔ ان میں سے دو تین صحافی تو بعد میں صوبوں کے گورنر بھی بنائے گئے۔ چونکہ سیاست ان دنوں زوروں پر تھی اس لئے یہ صحافی جو بعد میں تو گورنر بنا دیئے گئے لیکن ان دنوں سیاست کے چکر میں آکر قید بھی ہو گئے۔ جب میں نائیجیریا سے واپس آرہا تھا تو ان میں سے ایک "مسٹر لطیف جاکینڈے" کو میں نے قرآن مجید انگریزی ترجمہ کا تحفہ پیش کیا جس کے متعلق انہوں نے بعد میں مجھے لکھا کہ آپ نے یہ قرآن مجید پیش کر کے میری بہت بڑی روحانی تسکین کا ذریعہ مہیا کر دیا ہے۔

صحافت ہی کے سلسلے میں مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ یہ فیصلہ کیا گیا کہ صحافیوں کے لئے ایک ضابطہ اخلاق مقرر کیا جانا چاہیئے۔ چنانچہ اس سلسلہ میں جو کمیٹی بنائی گئی اس کی صدارت بھی میرے ذمہ تھی جو بات زیادہ تر سامنے آئی وہ یہ تھی کہ جب صحافی چیفوں کے پاس جاتے ہیں اور وہاں سے ان کی خبریں اشاعت کے لئے لاتے ہیں تو انہیں اس کے عوض کسی قسم کا کوئی تحفہ نہیں لینا چاہیئے۔ کیونکہ اگر وہ ایسا کریں تو ہو سکتا ہے کہ ان کی رپورٹیں اتنی زیادہ درست نہ ہوں جتنی درست رپورٹیں شائع کر کے صحافت کے نام کو بلند کیا جا سکتا ہے۔

صحافت کا ذکر آیا ہے تو یہ بتاتا چلوں کہ مسلم لیگ آف نائیجیریا کے ایک سالانہ اجتماع میں خاکسار نے یہ تجویز پیش کی کہ ایک اخبار جاری کیا جانا چاہیئے۔ یہ تجویز سال ڈیڑھ سال تک ادھر ادھر گھومتی رہی لیکن اخبار نہ نکالا جا سکا۔ اس دوران احمدیہ جماعت نے "دی ٹروتھ" شائع کرنا شروع کر دیا جس کے متعلق مسلم لیگ آف نائیجیریا کے عمائدین اکثر آکر پوچھتے تھے کہ آپ نے اس پرچے کے جاری کرنے کے لئے کتنی رقم خرچ کی ہے۔ میرا ہمیشہ یہ جواب ہوتا تھا کہ اس پر رقم نہیں لگتی بلکہ خون اور پسینہ صرف ہوتا ہے کیونکہ یہ محنت اور جذبے کا ثمر ہے نہ کہ زر کثیر صرف کرنے کا۔

اس سلسلے میں ایک اور بات بھی گذارش کرنا چاہوں گا۔ اور وہ یہ کہ جب حضرت امام جماعت (الثانی) (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ سے راضی رہے) نے انگلستان میں ۱۹۵۵ء میں مربیوں کی عالمی کانفرنس بلائی اور خاکسار کو بھی وہاں جانے کا موقعہ ملا تو ایک دن جبکہ میں لندن مشن ہاؤس کے سامنے کھڑا تھا۔ محترم شیخ ناصر احمد صاحب جلدی جلدی میرے پاس آئے اور دور ہی سے یہ کہتے آئے کہ سیفی صاحب! سیفی صاحب! آپ کو مبارکباد دینی ہے میں نے پوچھا کس بات کی۔ کہنے لگے میں تو گیا تھا۔ جب حضور سے ملاقات ہوئی تو حضور نے پہلی بات یہ کہی کہ سیفی کی طرف دیکھو ہم نے اسے ایک پیسہ نہیں دیا اور اس نے اخبار جاری کر دیا۔

یہ محض اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے اس بات کی توفیق دی اور حضور انور نے حوصلہ افزائی فرمائی۔

نائیجیریا میں ہفتہ وار "دی ٹروتھ" شائع کرنے کا موقعہ ملا اور پاکستان واپس آکر ماہنامہ تحریک جدید بھی جو اردو اور انگریزی دونوں زبانوں میں چھپتا تھا اس کی بھی ادارت کی سعادت حاصل ہوگی۔ ماہنامہ تحریک جدید میں نے ۱۹۶۵ء میں شروع کیا تھا۔ میں چونکہ بنیادی طور پر ایک مربی ہوں اس لئے میں اخبارات کو کمرشل خطوط پر نہیں چلا سکتا۔

اخبار بکنے کے علاوہ بہت سا ان دوستوں کو مہیا کیا جاتا تھا جن کو مہیا کیا جانا ان کے لئے اور سلسلے کے لئے مفید تھا۔ اور جہاں تک چندے کا سوال ہے کبھی اصرار نہیں کیا جاتا تھا۔ تحریک جدید کے سلسلے میں بھی بعض اوقات ایسا ہوا کہ چندے کی عدم ادائیگی کے باوجود پرچہ جاری رکھا اور بعد میں کسی وقت خریدار نے کئی سالوں کا چندہ اکٹھا دے دیا۔ چنانچہ ایک دن ایسا ہوا کہ میں اپنے دفتر میں آیا۔ اس سے پہلے افسران بالا سے یہ بات ہوئی تھی کہ جو لوگ باقاعدہ چندہ ادا نہیں کرتے ان کو پرچہ نہ بھیجا جائے۔ میرا خیال یہ تھا کہ یقیناً کچھ لوگ تو ایسے ہوتے

باقی ص۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدی بیگم

مکرمہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ

مکرمہ امۃ اللہ بیگم صاحبہ صدر لجنہ حلقہ مصطفےٰ آباد لاہور جو شیخ عبدالواحد صاحب کی بیٹی اور مکرم عبدالحمید صاحب شملوی رفیق حضرت اقدس کی بہو تھیں مورخہ ۱۷، مئی ۹۱ء بروز جمعہ صبح دس بجے حرکت قلب بند ہونے سے وفات پا گئیں۔ آپ پیدائشی احمدی تھیں شروع ہی سے دین کی محبت اور خلوص رکھتی تھیں۔ تہجد گذار اور صوم وصلوٰۃ کی پابند۔ امامت سے گہری وابستگی اور خدمتِ سلسلہ کا جذبہ رکھتی تھیں۔ ان کے شوہر محترم عبدالمجید عاجز صاحب بیس سال پیشتر وفات پا گئے تھے آپ کو خدا تعالےٰ نے پانچ بیٹے اور تین بیٹیاں عطا کر رکھی تھیں۔ جن کی ہر قسم کی ذمہ داریاں شوہر کی وفات کے بعد ان پر آن پڑیں جن کو انہوں نے بڑی جانفشانی سے ادا کیا اور بچوں کی دنیاوی تعلیم کے ساتھ دینی تربیت بھی انکو دی۔ بفضلِ خدا ساری اولاد بڑی مخلص خادم سلسلہ اور سعادت مند ہے۔ تین سال قبل ان کے چار بیٹوں پر کلمہ کی وجہ سے مقدمہ دائر ہوا جس کا فیصلہ ہنوز باقی ہے۔ لجنہ کے اجلاس میں سوائے اشد مجبوری کے باقاعدہ حاضر ہوتیں۔ ۱۷ سال تک حلقہ کی سکرٹری مال رہیں سات سال سے حلقہ کی صدر کے فرائض سرانجام دے رہی تھیں بہت مستعد، دعاگو اور محنتی تھیں چار بیٹوں اور تین بیٹیوں کی شادیوں کے فرائض بھی ادا کئے۔ پانچویں بیٹے کے رشتہ کی بات چل رہی تھی کہ ان کی وفات ہو گئی مولا کریم اس بیٹے کو بھی زندگی کا بہترین ساتھی عطا کرے۔ امۃ اللہ بیگم ایک لمبے عرصہ سے ہائی بلڈ پریشر اور شوگر کی مریض ہو چکی تھیں مگر اپنے ہر قسم کے فرائض کی بجا آوری میں کبھی خرابیٔ صحت کو حائل نہ ہونے دیا۔ علمی ذوق رکھتی تھیں الفضل میں جب بھی میری کوئی تحریر چھپتی تو اس دن ضرور میرے ہاں آتیں اور پوچھتیں کہ آپ کیسے لکھ لیتی ہیں۔ میرا بھی دل چاہتا ہے کہ میں بھی یہ کام سیکھوں اور لکھوں آپ سے قرآن کریم کا ترجمہ پڑھوں مگر اب یادداشت اتنی کمزور ہو گئی ہے کہ ہر بات بھول جاتی ہوں۔ ان کا یہ شوق اور جذبہ دیکھ کر مجھے حیرت کے علاوہ ندامت بھی ہوتی کہ ان میں اب بھی کتنا جذبہ اور خلوص ہے سیکھنے سکھانے کا۔ خدمت خلق ان کا مشغلہ تھا۔ کسی کا بھی دکھ سنتیں تو اس کے پاس پہنچ جاتیں اور جو خدمت بن پڑتی وہ انجام دیتیں۔ وقف عارضی میں بھی حصہ لیتیں ان کا تین ہفتے کا وقف اسی دن ختم ہوا تھا کہ جس دن ان کی وفات ہوئی۔

اپنے گلی محلہ کے بیشمار بچوں کو قرآن کریم پڑھا چکی تھیں اور وفات سے چند گھنٹے پیشتر بھی یہ کام سرانجام دے کر اور نماز جمعہ کی نیت سے تیار ہو کر گھر سے نکلی تھیں۔ ان کی ایک سسرالی عزیزہ کی شادی میں کچھ دیر ہو چکی تھی اس کے لئے فکرمند رہتی تھیں اور تگ و دو بھی کرتی رہتی تھیں جمعہ کے دن بھی اسی لئے جلد گھر سے نکلی تھیں کہ اس عزیزہ کے رشتہ کے خواہشمند خاندان کے کچھ افراد کو ساتھ لے کر اس عزیزہ کے ہاں جانا تھا۔ چونکہ اس عزیزہ کے والدین فوت ہو چکے تھے اور اس کو یہ اپنی ذمہ داری سمجھتی تھیں کہ اس کا گھر آباد کر دیں۔ ان خواہشمند عورتوں کو لے کر اس عزیزہ کے ہاں پہنچیں جو اپنے بھائی کے گھر بالائی منزل پر رہتی تھی مہمانوں کو بٹھا کر تیسری منزل پر اس کو لانے کیلئے گئیں اور بڑی خوش نیچے اتریں مگر صوفہ پر بیٹھتے ہی کہا مجھے چکر آیا ہے اور ساتھ آنے والی ایک خاتون کے کندھے پر سر رکھ دیا اور دو تین لمبے سانس لئے آنکھیں چڑھ گئیں گھر والوں نے ڈاکٹر کو بلوایا مگر ڈاکٹر کے آنے سے پہلے امۃ اللہ اپنے مالک حقیقی کے حضور حاضر ہو چکی تھیں (ہم سب اسی کے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں) اس قدر عجلت کی وفات کی خبر محلہ میں آناً فاناً پھیل گئی لوگ جمع ہو گئے مجھے بھی گھر پر اطلاع مل گئی میں جب پہنچی تو امۃ اللہ کا جسدِ خاکی برقعہ میں ملبوس پلنگ پر پڑا تھا۔ میرے منہ سے بے اختیار نکلا "امۃ اللہ تم ہر کام میں پھرتی کی عادی تھیں آج تم نے موت کو بھی اسی پھرتی سے گلے لگا لیا" ان کے لڑکوں کو ان کے دفاتر میں اطلاع ملی وہ حیران و ششدر آئے اور ماں کو دیکھ کر اپنے جذبات پر قابو نہ رکھ سکے چند ثانیوں میں وہ سنبھلے اور جنازہ لینے گھر سے گئے۔ شام کو جنازہ بعد نماز جنازہ ربوہ کے لئے رخصت کیا گیا محلہ کے ہر ایک کی زبان پر امۃ اللہ کی خوبیوں کا ذکر تھا۔ خصوصاً یہ کہ ہر شخص یہ کہتا سنا گیا کہ میرے اتنے بچوں کو انہوں نے قرآن شریف پڑھایا تھا۔ جس عزیزہ کے رشتہ کے لئے وہ گھر سے نکلی تھیں ایک ماہ بعد اسکا رشتہ انہی لوگوں میں ہو گیا جو امۃ اللہ کے ہمراہ گئے تھے اللہ کا شکر ہے کہ وہ بچی اپنے گھر میں ہر طرح خوش و خرم آباد ہے۔

موصیہ تھیں وصیت کا حساب صاف تھا بہشتی مقبرہ میں دفن ہوئیں۔ الفضل ۸، ستمبر ۹۱ء کی رپورٹ کے مطابق لندن میں حضرت امام الرابع نے ۲۶، جولائی ۹۱ء کو دیگر جنازوں کے ساتھ انکی بھی نماز جنازہ پڑھائی اور یوں امۃ اللہ بیگم کا انجام ہر طرح بخیر ہوا۔ مولا کریم ان کو جوار رحمت میں جگہ دے اور انکی ساری اولاد جو نیک، مخلص اور محنتی ہے اسکو اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ ماں کے نقش قدم پر چلتے رہیں اور باہمی پیار و محبت قائم رہے۔ ان کے ایک بیٹے کے ہاں ابھی تک اولاد نہیں ہوئی قارئین الفضل سے ان کو اولاد عطا ہونے کی دعا کی درخواست ہے۔ تاکہ امۃ اللہ کی یہ خواہش بھی پوری ہو جائے۔ ان کی ایک بڑی اہم خوبی کا ذکر اوپر درج ہونے سے رہ گیا جو یہ تھی۔ ان کو قرآن کریم صحیح تلفظ سے پڑھنے کا بہت شوق تھا جسکے لئے وہ اکثر ہمشیرہ طاہرہ طلعت کے پاس آ کر قرآن شریف سنایا کرتی تھیں اور یہ شوق ان کی اپنی ذات تک محدود نہ تھا۔ بلکہ اجلاسوں میں یہ انتظام کیا کہ تلفظ کی درستی کی جائے چنانچہ اجلاس شروع ہوتا تو ناظرہ قرآن کریم کے تلفظ کی اصلاح کے لئے ہمشیرہ طاہرہ طلعت قرآن شریف پڑھتیں اور ممبرات کو قرآن کریم دیئے جاتے کہ وہ ساتھ ساتھ پڑھتی جائیں۔ بعد ازاں ترجمہ بھی سکھایا جاتا جو صدر صاحبہ کے لئے بڑی خوشی اور تسلی کا باعث ہوتا۔ ان کی وفات کے بعد ہمشیرہ طاہرہ طلعت صاحبہ کو صدر حلقہ منتخب کیا گیا ہے اللہ تعالےٰ انکو احسن طور پر کام کی توفیق بخشے۔

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:
"تم نفسانی جوشوں سے اپنے اندر
کو خالی کرو تا خدا اس میں اترے۔
ایک طرف سے پختہ طور پر قطع کرو اور
ایک طرف سے کامل تعلق پیدا کرو خدا
تمہاری مدد کرے۔" (کشتی نوح)

بی سی سی آئی

(تنظیمِ نو)

اس وقت تو لندن میں بی۔ سی۔ سی آئی کے دفاتر بند پڑے ہوئے ہیں۔ لیکن کہا جاتا ہے کہ ابوظہبی نے شروڈر گروپ جو دنیا میں دس تجارتی بنکوں میں سے ایک ہے سے کہا ہے کہ وہ سارے حالات کا مطالعہ کر کے مشورہ دے کہ انگلستان کی برانچ کو کس طرح کھولا جا سکتا ہے۔ کہتے تو یہ ہیں کہ ابوظہبی کے حاکم نے شروڈر گروپ کو اس کام کے لئے خود ہی متعین کر دیا ہے لیکن شروڈر گروپ اس خبر پر تبصرہ کرنے سے گریز کر رہا ہے۔ لیکن بنک آف انگلینڈ کی طرف سے بی۔ سی۔ سی آئی کو بند کرنے کے سلسلے میں ٹوش راس کو TOUCLER oss جن کے سپرد بنک کو ختم کرنا کیا گیا ہے نے اس بات کی توثیق کر دی ہے کہ ابوظہبی کی طرف سے واقعی یہ اقدام اٹھایا گیا ہے۔ اور ٹوش راس اس کام میں شروڈر سے تعاون کرے گا۔ اس سے قبل شروڈر کے ایک نمائندے نے اس تعیناتی کے متعلق کہا کہ اس پر تبصرہ کرنا مفید ثابت نہیں ہوگا۔ ٹوش راس کے نمائندہ برائن سموہا جو حال ہی میں ابوظہبی میں گفت و شنید کے بعد واپس گئے ہیں وہ فی الحال بنک آف انگلینڈ کے ساتھ مزید گفت و شنید کر رہے ہیں اور خیال کیا جاتا ہے کہ وہ دوبارہ ابوظہبی جائیں گے۔ ابوظہبی کے حکام چونکہ بی سی سی آئی کے سب سے زیادہ حصہ دار ہیں وہ اس بات کی کوشش کر رہے ہیں کہ بی۔ سی۔ سی۔ آئی کو ۲، دسمبر تک دوبارہ کام کرنے کے قابل بنایا جا سکے۔ اگر وہ کوئی ایسی قابل عمل سکیم تیار کر لیں تو انہیں بنک آف انگلینڈ کی طرف سے اجازت نامہ کی ضرورت ہوگی اور امید کی جاتی ہے کہ اگر مالی طور پر وہ سکیم مضبوط ہوئی اور یوں لگا کہ ایک نئی تنظیم بن گئی ہے تو بنک آف انگلینڈ اس کی اجازت دے دے گا۔ لیکن اس نئی تنظیم کے لئے انتظامیہ کے اراکین بھی نئے مقرر ہونے چاہئیں ابوظہبی میں بی۔ سی۔ سی۔ آئی کے جن افسروں کو حراست میں لیا گیا تھا۔ ان کے متعلق مزید کوئی اطلاع نہیں ملی۔

حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں:۔
"تم اگر چاہتے ہو کہ آسمان پر تم سے خدا
راضی ہو تو تم باہم ایسے ایک ہو جاؤ جیسے
ایک پیٹ میں سے دو بھائی۔ (کشتی نوح)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حکیم عبدالحمید اعوان

انگور

اللہ تعالیٰ نے پھلوں میں سے اپنی جن نعمتوں کا خصوصیت سے اپنے پاک کلام میں ذکر فرمایا ہے ان میں سے ایک انگور بھی ہے جو ایک جاذب نظر ذائقہ نواز اور حلاوت زا ہر دلعزیز میوہ ہے۔

اس میں کافی غذائیت اور جوہر حیات ہے اور دوسرے پھلوں کی طرح معدہ میں فاسد نہیں ہوتا بلکہ جلد ہضم ہو کر جزو بدن بن جاتا ہے اسی لئے تقویت بدن کے لئے اس کی بہت اہمیت ہے۔ یہ تازہ اور خشک دونوں شکلوں میں استعمال کیا جاتا ہے بے دانہ انگور جس میں کوئی بیج نہیں ہوتا جب پک کر بیل پر ہی خشک ہو جاتا ہے تو اسے کشمش، سوگی یا میوہ بھی کہتے ہیں اسی طرح سرخ بڑا انگور بیل پر خشک ہو کر مویز یا منقیٰ کہلاتا ہے۔

کچا انگور جو ابھی ترش ہوتا ہے مزاج کے لحاظ سے پہلے درجہ میں سرد خشک اور اثر کے لحاظ سے قابض ہوتا ہے جب کہ پکا ہوا انگور ذائقہ میں شیریں مزاج میں گرم تر اور وٹامن بی اور سی کا ذخیرہ لئے ہوئے ہوتا ہے۔ چونکہ اس میں تمام وٹامن شکر۔ معدنی نمکیات اور کیلشیم وغیرہ کی ایک معقول مقدار موجود ہوتی ہے اور زود ہضم بھی ہے اس لئے بدن کو تقویت پہنچانے اور قوت بڑھانے کے لئے یہ بہترین چیز ہے۔ اسی وجہ سے بیماری میں اور بیماری کے بعد بھی کمزوری دور کرنے کے لئے اسے اکثر استعمال کیا جاتا ہے۔ اس کے کھانے سے جگر کی تمام بیماریاں دور ہو کر صالح خون کی بکثرت پیدائش ہوتی ہے اس لئے چہرے کا رنگ نکھر آتا ہے اور تازگی پیدا ہو جاتی ہے جسم قوی اور طاقتور ہو جاتا ہے۔

انگور پیاس بجھاتا اور بخاروں کو دور کرتا ہے۔ اگر سفر یا روزے سے پہلے کشمش کھالی جائے تو پیاس نہیں لگا کرتی عمدہ کشمش وہ ہے جس کا دانہ لمبوترا اور رنگ سبز ہو۔

ایک متوسط انسان کو ۱۲۵ گرام سے ۲۵۰ گرام تک انگور کھانے چاہئیں چونکہ یہ ملین ہے اس لئے زیادہ کھا لینے سے اسہال بھی آنے لگتے ہیں۔

منقیٰ ملین ہونے کی وجہ سے قبض کو دور کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے اس کا طریق یہ ہے کہ رات سوتے وقت پانی میں بھگو کر صبح مل چھان کر یہ پانی پی لیا جائے اس طرح قبض کی شکایت دور ہو جاتی ہے۔

کشمش کے پانچ سات دانے کھانے سے بھی اجابت نرم آجاتی ہے۔ کشمش تلین شکم کرتی اور باہ کو قوت دیتی ہے مفرح و مقوی قلب ہونے کے باعث خفقان اور ضعف قلب میں مفید ہے۔ کھانسی اور آواز کی خشونت میں اس کو استعمال کیا جاتا ہے۔ اگر انگور کے رس اور شہد کو ملا کر پینا معمول بنا لیا جائے تو آواز صاف اور کھنک دار ہو جاتی ہے۔

انگور دق۔ نزلہ۔ زکام اور کھانسی کے مریضوں کے لئے ایک مفید غذا اور دوا ہے۔

قدرت نے ایک چھوٹے سے دانے میں شیرینی۔ چاشنی۔ ذائقہ۔ مہک۔ غذائیت۔ فرحت اور قوت کا وافر خزانہ بھر دیا ہے۔ جس سے اس میں کئی بیماریوں کو دور کرنے کی عجب تاثیر پیدا ہو گئی ہے۔ یہ دل و دماغ۔ معدہ و پھیپھڑا اور انتڑیوں کو طاقت دیتا۔ بلغم کو دور کرتا اور دل میں خوشی لاتا ہے۔

خون بنانے میں انگور کا مقابلہ انجیر کے سوا اور کوئی بھی پھل اور غذا نہیں کرتی۔ انگور جسم کو غذائیت کے ساتھ ساتھ تقویت بخشتے اور بیماری کے خلاف قوت مدافعت بڑھاتے ہیں۔

مزیدار گودے والا یہ رس دار پھل صفرا کو ختم کرتا۔ جگر اور مثانہ کی گرمی کو دور کرتا۔ دل اور جگر کو قوت دیتا۔ بھوک پیدا کرتا۔ دل و دماغ کے لئے فرحت بخش پیشاب آور اور بار بار پیاس لگنے کو روکتا۔ طبیعت میں شگفتگی اور چہرے پر نکھار لاتا ہے۔

قوت ہاضمہ کو طاقت دینے میں دنیا کا کوئی پھل انگور کی گرد کو بھی نہیں پہنچتا بلغمی کھانسی میں منقیٰ کو گرم کر کے گرم گرم ہی کھا لینے سے آرام ہو جاتا ہے۔ کمزور اور دبلے پتلے جسم والے احباب کے لئے انگور کھاتے رہنا ہی قیمتی دواؤں سے بڑھ کر مفید اور شافی علاج ہے۔

مرگی کے مریضوں کے لئے بھی اللہ تعالیٰ نے انگور میں شفا رکھی ہے۔ اگر وہ صبح شام پانچ پانچ تولہ انگور کا رس پینے کو معمول بنا لیں تو اس نامراد مرض سے نجات مل جاتی ہے۔

جن کو گردوں کا عارضہ ہو یا پتھری ہو اور پیشاب رک رک کر آتا ہو انہیں دوا سمجھ کر ہی انگور کھاتے رہنا چاہیئے اس سے کھل کر پیشاب آتا اور پتھری ریت بن بن کر خارج ہوتی رہتی ہے۔

درد گردہ کی حالت میں انگور کی بیل کے دو تولہ پتے پانی میں گھوٹ کر چھان لیں اور نمک ملا کر درد سے تڑپتے ہوئے مریض کو پلا دیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی قدرت دیکھ کر سجدہ شکر بجا لائیں کہ انہوں نے ذرے ذرے میں کیا خواص بھر دیئے ہیں۔

بقیہ: صہ ۳ سے آگے

کوششیں کی جاتی ہیں۔ اور ان کیلئے جو معذور ہیں اور بچوں اور ماؤں کے لیئے۔ یہ ان کی کوششوں کا نتیجہ ہے۔ گذشتہ ایام میں لاہور کے کونسلرز کا ایک وفد ان کے علاقے میں گیا تھا اور انہیں امید ہے کہ آئندہ فروری کے مہینے میں وہاں سے ایک وفد پاکستان آئے گا۔

اقوام متحدہ کے نئے صدر

اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے نئے صدر سمیر شہابی جن کا تعلق سعودی عرب سے ہے نے گذشتہ روز اس بات پر زور دیا کہ اب اقوام متحدہ کو وہ تمام مسائل حل کر لینے چاہئیں جو گذشتہ دس سال سے بغیر کسی حل کے موجود ہیں۔ ہمیں اس بات پر غور کرنے کی ضرورت ہے کہ جن لوگوں کو انصاف نہیں ملا اور جن کے حقوق پاؤں تلے روندے گئے ہیں۔ وہ حقوق جو عالمی برادری نے قانونی طور پر انہیں دیئے تھے۔ کو اب موقعہ ملنا چاہیئے کہ وہ انصاف بھی حاصل کر سکیں اور ان کے حقوق بھی انہیں مل سکیں۔ یہ انہوں نے اقوام متحدہ کے چھیالیسویں سیشن کے آغاز پر اپنی صدارت کی پہلی تقریر کرتے ہوئے کہا۔ انہوں نے مزید کہا کہ اقوام متحدہ پر لازم ہے کہ وہ اپنے تمام فرائض کو پورا کرے اور ایسا کرنے کے لیئے اسے کسی مخصوص حالات کا انتظار نہیں کرنا چاہیئے۔

اگرچہ انہوں نے یہ بات الفاظ میں تو نہیں کہی لیکن ان کا اشارہ جنگ کی طرف تھا جو خلیج کے سلسلے میں گذشتہ ایام میں امریکہ کے اتحادیوں نے اقوام متحدہ کی سرگردگی میں لڑی انہوں نے اس سلسلے میں کہا کہ دنیا نے دیکھ لیا ہے کہ اگر عالمی تعاون حاصل ہو اور اس تعاون میں اخلاص پایا جاتا ہو۔ اخلاص برائے میثاق اقوام متحدہ تو کتنے بڑے بڑے کام کیئے جا سکتے ہیں۔ اور کس طرح دنیا کے نظام کو متاثر کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے اس امید کا اظہار کیا کہ اقوام متحدہ اور اس کے سیکرٹری جنرل ان تمام مسائل کو حل کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے جو فوری طور پر حل کیئے جانے ضروری ہیں۔

اس موقعہ پر شمالی اور جنوبی کوریا اور بالٹک کی تین ریاستوں اور مارشل جزیرے اور مائکرو نیزیا کو اقوام متحدہ کا رکن بنایا گیا۔ اس طرح اب اقوام متحدہ کی رکنیت ۱۶۶ ممالک کو مل چکی ہے۔

مسٹر شہابی ۷ سال تک اقوام متحدہ میں سفیر رہے ہیں اور اس سارے عرصے میں انہوں نے اپنی حکومت پر زور دیا ہے کہ اقوام متحدہ میں زیادہ مؤثر کردار ادا کیا جانا چاہیئے۔ اور یہ وہ بات ہے جسے آج تک سعودی عرب نے عملی جامہ نہیں پہنایا۔ سعودی عرب آج تک سیکورٹی کونسل کی نشست حاصل نہیں کر سکا نہ ہی اقوام متحدہ کی کسی اہم کمیٹی کا چیئرمین بنایا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ خلیج کی جنگ نے اس بات کو مزید اہمیت عطا کر دی ہے کہ سعودی عرب کو عالمی مسائل میں بھرپور کردار ادا کرنا چاہیئے۔ ان کی صدارت کے لیئے انہیں واشنگٹن میں سعودی سفیر پرنس بندار بن سلطان کی حمایت حاصل تھی جنہوں نے شاہ فہد سے اس بات پر گفت و شنید کی کہ شہابی کو اقوام متحدہ کے اس عہدے کے لیئے کوشش کرنے کی اجازت دی جانی چاہیئے۔ کہتے ہیں کہ ان کی صدارت کا موقعہ اس طرح بن گیا کہ یمن نے بھی فیصلہ کیا تھا کہ وہ صدارت کے لیئے کوشش کرے لیکن شاہ فہد نے اس لیئے حمایت کرنے سے انکار کر دیا کہ یمن نے خلیج کی جنگ میں عراق کا ساتھ دیا تھا۔ شہابی ایک فلسطینی ہیں اور وہ ۲۷ مئی ۱۹۲۵ء کو یروشلم میں پیدا ہوئے تھے۔ انہوں نے ۱۹۴۹ء سے سعودی عربی وزارت خارجہ سے تعلق پیدا کیا اور اپنی خدمات سرانجام دینی شروع کیں۔ وہ ایک وقت میں پاکستان میں بھی سفیر رہ چکے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواستِ دعا: مکرم محمود احمد صاحب علوی کی والدہ محترمہ شدید بیمار ہیں اور سول ہسپتال نواب شاہ (سندھ) میں زیرِ علاج ہیں۔

○ مکرم اللہ بخش صاحب ریٹائرڈ ریلوے گارڈ بعارضہ بندش پیشاب بیمار ہیں۔

احباب ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کریں۔

اعلان نکاح: عزیزہ مبارکہ سعید صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد سعید صاحب باجوہ دار الصدر غربی ربوہ کا نکاح مکرم سعادت احمد صاحب ابن مکرم چوہدری بشارت احمد صاحب کوٹ کرم بخش ضلع سیالکوٹ کے ساتھ بعوض پچاس ہزار روپے حق مہر مورخہ ۱۲ ستمبر ۹۱ء کو محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے بعد نماز ظہر بیت المبارک میں پڑھا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔

ولادت: مکرم طارق حفیظ خان صاحب ابن محترم ملک عبد الحفیظ خان صاحب مقیم BRYAN ٹیکساس امریکہ کو اللہ تعالیٰ نے ۸ اگست ۹۱ء کو پہلی بچی سے نوازا ہے۔ عزیزہ کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے "فاطمہ حفیظ" عطا فرمایا ہے۔ عزیزہ وقفِ نو کی تحریک میں شامل ہے۔

○ مکرم چوہدری منور احمد صاحب ابن مکرم چوہدری نور احمد صاحب امیر جماعت ضلع میرپور خاص کو مورخہ ۴ ستمبر کو اللہ تعالیٰ نے پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے۔ حضور نے ازراہِ شفقت اس کا نام عفیفہ النعم عطا فرمایا ہے۔

مکرم رانا عبد الباسط صاحب ابن مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب صراف (ڈسکہ کوٹ) کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۱۵ ستمبر ۱۹۹۱ء کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے۔

احباب ان کی درازیٔ عمر اور خادمِ دین ہونے کے لئے دعا کریں۔

سانحہ ارتحال: مکرم چوہدری فضل حسین صاحب صدر جماعت احمدیہ چونترہ ضلع راولپنڈی اچانک دل کا دورہ پڑنے سے مورخہ ۱۷ ستمبر ۹۱ء وفات پا گئے۔ مورخہ ۱۸ ستمبر ۹۱ء کو ان کی میت ربوہ لائی گئی اور بہشتی مقبرہ میں بعد از نمازِ مغرب تدفین عمل میں لائی گئی۔ نمازِ جنازہ مکرم مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے پڑھائی قبر تیار ہونے پر دعا مکرم سید عبد الحی شاہ صاحب ناظر تصنیف نے کروائی۔

○ محترم ملک منظور الحق صاحب آف کھارا مورخہ ۱۵ اگست ۹۱ء کو بقضائے الٰہی بعمر ۸۷ سال وفات پا گئے۔ آپ مکرم حمید الحق ملک صاحب ٹیلی کام انجینئر ریلوے (لاہور) کے والد تھے۔

احباب ان کی بلندیٔ درجات کیلئے دعا کریں۔

کامیابی: عزیزہ عابدہ اکرم بنت محمد اکرم صاحب ہانڈی ضلع نواب شاہ نے حیدرآباد بورڈ سے میٹرک کے امتحان میں سائنس گروپ میں ۷۰۹/۷۵۰ نمبر حاصل کر کے اے۔ ون گریڈ حاصل کیا ہے۔ عزیزہ کی بیش از بیش کامیابیوں کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

اعلان دار القضاء

○ مکرم عبد الکریم صاحب نے درخواست دی ہے کہ ان کا بیٹا مکرم اقبال احمد صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گیا ہے۔ مکرم اقبال احمد صاحب کی امانت تحریک جدید ۹/۱۹ کھاتہ نمبر میں کچھ رقم موجود ہے۔ درخواست دہندہ یہ رقم اپنے نام منتقل کرانا چاہتے ہیں۔ انکے ورثا کو اس منتقلی پر کوئی اعتراض نہیں۔ ان کے ورثاء کے نام مندرجہ ذیل ہیں۔

مکرم عزیز احمد صاحب برادر مکرم اقبال احمد صاحب
مکرم لئیق احمد صاحب 〃
مکرم اعجاز احمد صاحب 〃
مکرمہ مبارکہ صاحبہ ہمشیرہ
مکرمہ سمیرا تبسم صاحبہ 〃
مکرمہ رفیقہ بیگم صاحبہ والدہ

لہٰذا بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس ادائیگی پر کوئی اعتراض ہو تو تیس دن کے اندر دار القضاء میں اطلاع کرے

(ناظم دار القضاء)

بقیہ صفحہ ۴ سے آگے

ہیں جو کچھ عرصہ چندہ نہ بھی دیں اور انہیں پرچہ بھیجا جاتا رہے تو وہ آخر کار چندہ بھیج دیتے ہیں۔ چنانچہ جب میں اپنے دفتر میں داخل ہوا تو میں نے دیکھا کہ محترم شیخ بشیر احمد صاحب کھڑے ہیں ان کے ہاتھ میں کچھ رقم تھی۔ کہنے لگے کہ کچھ عرصہ سے میں تمہیں چندہ "ماہنامہ تحریک جدید" نہیں بھیج سکا یہ پانچ سال کا چندہ ہے لے لیں۔

یہ بات غیر متعلق تو نہیں لیکن ہے ضمنی سی کہ نائیجیریا میں اخبار ٹروتھ کے ساتھ قارئین کی دلچسپی بڑھانے کے لئے خاکسار نے انگلستان سے کچھ بیج بنوائے جو: پر "سوسائٹی آف دی ٹروتھ فل" درج تھا۔ اس اخبار کے قارئین سوسائٹی آف ٹروتھ فل کا قیام کرنے کے بعد باقاعدہ اجلاس کرتے تھے۔ اور عام طور پر یہ بیج لگائے رکھتے تھے۔ یہ بات اخبار ٹروتھ سے تعارف کا باعث بنتی تھی۔

وصایا

ضروری نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر ۲۸۱۴۵ میں فوزیہ حمید بنت عبد الحمید اختر صاحب قوم جٹ پیشہ تعلیم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲/۷ دار الصدر غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸-۸-۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۵۰/- روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ فوزیہ حمید ۲/۷ دار الصدر غربی ربوہ گواہ شد نمبر ۱۔ عبد الحمید اختر والد موصیہ۔ گواہ شد نمبر ۲۔ جاوید اختر برادر موصیہ۔

مسل نمبر ۲۸۱۴۶ میں شریفاں بی بی زوجہ حکیم نذیر احمد ریحان قوم ریحان پیشہ خانہ داری عمر ۵۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۲۹/۷ دار الرحمت غربی ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹-۷-۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ (۱) ترکہ والد پلاٹ نمبر ۱۰/۱ دار الصدر شمالی برقبہ ایک کنال کا ۱/۲ حصہ جس کی موجودہ قیمت اندازاً دس ہزار روپے۔ (۲) زیور طلائی ۸۶ گرام مالیتی اندازاً ۲۱۸۸۶/- روپے۔ (۳) حق مہر ۴۰۰/- روپے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱/۱۰ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ۔ شریفاں بی بی ۲۹/۷ دار الرحمت غربی ربوہ۔ گواہ شد نمبر ۱۔ عبد الباسط وصیت نمبر ۱۴۵۲۰۔ گواہ شد نمبر ۲۔ حکیم نذیر احمد ریحان مربی سلسلہ وصیت نمبر ۱۵۱۲۷۔

بقیہ: صفحہ ۱ سے آگے

جعلساز جھوٹے اور فریبی لوگ ہوتے ہیں اور دھوکوں سے اپنا گذارہ چلاتے ہیں وہ بھی بطلان سے مال کھاتے ہیں۔ ایسا ہی طبیبوں کے ساتھ پنساری بھی ہوتے ہیں جو جھوٹی چیزیں دے کر سچی چیزوں کی قیمت وصول کرتے ہیں اور بے خبر لوگوں کو طرح طرح کے دھوکے دیتے ہیں اور پھر پیچھے سے کہتے ہیں کہ فلاں تھا تو دانا مگر ہم نے کیسا اُلّو سا بنا دیا۔ ایسے لوگوں کا مال حلال نہیں ہوتا۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ یکم نومبر ۱۹۰۷ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اہالیانِ ربوہ سے دردمندانہ اپیل

اہالیانِ ربوہ سے یہ دردمندانہ اپیل ہے کہ ربوہ کو صاف ستھرا رکھنا ہمارا فرض ہے اس سلسلہ میں تزئین کمیٹی نے کئی کوششیں کی ہیں اور کر رہی ہے لیکن اہالیان ربوہ کی طرف سے اکثر تعاون نہیں ملتا مثلاً بعض جگہوں پر INCINERATORS بنائے گئے ہیں لیکن اس کے باوجود کوڑا کرکٹ باہر پھینک دیا جاتا ہے۔ میری گذارش ہے کہ جہاں یہ INCINERATORS موجود ہیں وہاں کوڑا کرکٹ ان میں پھینکا جائے۔ جن محلہ جات میں یہ INCINERATORS موجود نہیں وہاں تدریجاً بنائے جا رہے ہیں اور دوسرا متبادل انتظام بھی کیا جا رہا ہے لیکن اگر آپ توجہ دیں تو آپ کے گھر کا گند باہر گلیوں میں نظر نہیں آئے گا۔ اس کا ایک طریق یہ ہے کہ آپ اپنے گھروں میں گڑھے کھود لیں کوڑا کرکٹ جلا کر اس میں دبا دیں۔ ہر محلہ میں تزئین کمیٹیاں بھی قائم کی گئی ہیں۔ اگر آپ کو کوئی مسئلہ درپیش ہو تو آپ صدر صاحب محلہ کی وساطت سے ان کمیٹیوں سے رابطہ کریں تاکہ یہ آپ کا مسئلہ حل کر سکیں اگر آپ کا مسئلہ پھر بھی حل نہ ہو تو پھر خاکسار سے رابطہ کریں۔ بہرحال ربوہ کو صاف کرنا اور صاف رکھنا ہماری ذمہ داری ہے۔ اُمید ہے کہ اس سلسلہ میں آپ تزئین کمیٹی سے تعاون کریں گے۔

مرزا انس احمد ــــ صدر تزئین کمیٹی ربوہ

مُلکی خبریں

○ پرنس آف ویلز لیڈی ڈیانا کا لاہور میں نہایت شاندار استقبال کیا گیا۔ پاک برطانیہ زندہ باد کے نعرے لگائے گئے۔ بچوں نے ان پر پھولوں کی پتیاں نچھاور کیں۔ ائرپورٹ کو بھی خوبصورت جھنڈوں اور جھنڈیوں سے سجایا گیا تھا۔

○ لیڈی ڈیانا نے ایک تقریب میں کہا ہے کہ پاکستان میں بچوں کی بیماریوں پر قابو پانے کے ساتھ شرح پیدائش بھی کم کی جانی چاہیئے۔

○ لیڈی ڈیانا نے کہا ہے کہ پاکستان کی عورتیں بہت پیار کرنے والی ہیں۔ اور یہاں کے لوگ بڑے خوب صورت ہیں۔ انہوں نے کہا کہ میں پھر پاکستان آؤں گی۔

○ وزیراعظم پاکستان نے کہا کہ نصرت بھٹو سے ملاقات جمہوری عمل کا حصہ ہے انہوں نے کہا ملاقات سے ملک کو مستقبل میں فائدہ پہنچے گا۔

○ پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن بیگم نصرت بھٹو نے کہا ہے کہ وزیراعظم پاکستان سے علیحدگی میں کوئی بات نہیں ہوئی۔ اور نہ ہی وہ سپیکر کے گھر گئیں انہوں نے کہا کہ یہ خبر ڈس انفرمیشن کی واضح مثال ہے۔

○ وزیراعظم نے کہا ہے کہ پی۔ ڈی۔ اے کا وائٹ پیپر جھوٹ کا پلندہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ عوام کی رائے معلوم کرنے کے لئے ریفرنڈم کروایا جائے گا۔

○ پاکستان الیکشن کمیشن کے نمائندے نے کہا ہے کہ ۱۹۹۰ء کے انتخابات کے بارے میں ہماری رپورٹ شائع ہونے پر لوگ اصل حقیقت سے آگاہ ہو جائیں گے۔

○ وزیراعظم پاکستان نے رسالپور میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ملک میں ہر قسم کے ہتھیاروں کی تیاری کو یقینی بنایا جائے گا۔ اس سلسلے میں دوسروں پر انحصار کرنا ممکن نہیں۔

○ سابق وزیراعظم محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ صحافیوں پر حملے وفاقی حکومت کے اشارے پر ہو رہے ہیں۔

○ سابق امیر جماعت اسلامی میاں طفیل نے کہا ہے کہ شریعت بل کی منظوری وہ جرم ہے جو رنجیت سنگھ نے بھی نہیں کیا۔ انہوں نے کہا کہ حیران ہوں کہ بل منظور کرنے والوں پر اللہ کا عذاب کیوں نازل نہیں ہوا۔

غیر مُلکی خبریں

○ بھارتی وزیراعظم نرسیما راؤ نے کہا ہے کہ وہ وزیراعظم پاکستان سے ملاقات کی نئی پیشکش قدمی کے لئے تیار ہیں۔

○ بھارت کے وزیر داخلہ نے مقبوضہ کشمیر کے حریت پسندوں کو غیر مشروط بات چیت کی پیشکش کا اعادہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان ہمیں جنگ کے لئے اکسا رہا ہے۔

○ امریکہ نے عراق کے خلاف ایک بار پھر ممکنہ فوجی کارروائی کے منصوبے شروع کر دیئے ہیں۔ اس سلسلے میں ۱۰۔ایم پیٹریاٹ میزائل سعودی عرب پہنچ گئے ہیں اور ۶۰، جنگی طیاروں کو بھی ریڈ الرٹ کر دیا گیا ہے۔

○ عراقی حکومت نے قرارداد نمبر ۷۰۷، کو غیر مشروط طور پر تسلیم کر لیا ہے۔ اور سلامتی کونسل نے عراقی یقین دہانی تسلیم کر لی ہے۔

○ بھارتی ریاست آندھرا پردیش اسمبلی میں تلگو دیشم پارٹی کے پچاس اراکین کو غیر ذمہ دارانہ طرز عمل کی بنا پر ایوان گارڈز کے ذریعے اٹھا کر باہر پھینک دیا گیا۔

○ سردار سکندر حیات صدر آزاد جموں و کشمیر نے کہا ہے کہ کشمیری عوام ہر قسم کی سازش سے نبٹنے کے لئے تیار ہیں۔

○ آزاد کشمیر کے سابق وزیراعظم راجہ ممتاز حسین راٹھور نے آزاد کشمیر اسمبلی کے رکن کی حیثیت سے حلف اٹھا لیا۔ انہوں نے کہا کہ حلف اٹھانے کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ میں نے انتخابی نتائج تسلیم کر لئے ہیں۔

○ اٹھ مقام اور شاہکوٹ سیکٹر میں بھارتی فوج کی فائرنگ جاری رہی جس سے ۱۰، شہید اور ۲۴ زخمی ہو گئے۔

○ عراق میں ادویات کی قلت کے باعث ۵۱، ہزار افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔ ہلاک ہونے والوں میں ۱۴، ہزار سے زائد شیرخوار بچے شامل ہیں۔

○ یوکرائن کی حکومت چاہتی ہے کہ چرنوبل ایٹمی پلانٹ کو ۱۹۹۵ء تک بند کر دیا جائے۔

جرمن کلاس

سہ ماہی کورس پر مشتمل جرمن زبان کی نئی کلاس یکم اکتوبر ۱۹۹۱ء (بروز منگل۔ ۴ بجے شام) سے شروع ہو رہی ہے۔ خواہشمند طلباء و طالبات فارم داخلہ پر کر دیں

ملک منصور احمد عمر

کوارٹر نمبر ۱۲۵ صدر انجمن احمدیہ ربوہ

جس دوست کو کوئی گری پڑی چیز ملے وہ محترم صدر عمومی صاحب کے دفتر میں پہنچا دیں۔ اسی طرح جس صاحب کی کوئی چیز گم ہو گئی ہو وہ بھی محترم صدر عمومی صاحب ربوہ کے دفتر سے پتہ کریں۔

داخلہ جاری ہے

الیکٹریشن، ریفریجریشن اینڈ ائیرکنڈیشننگ کورسز (مدت ۶، ماہ) میں داخلہ جاری ہے۔

کلاسیں یکم اکتوبر ۹۱ء سے شروع ہونگی

تعلیم مڈل / میٹرک۔ تفصیلات کے لئے پراسپکٹس مفت حاصل کریں۔

الشفیق ٹیکنیکل ٹریننگ سنٹر ربوہ

حکومت پنجاب محکمہ فنی تعلیم سے منظور شدہ

فون نمبر ۵۹۲

خوشخبری

احباب کی سہولت کے پیش نظر ہم نے خالص دودھ کی ہر وقت فراہمی کا انتظام کیا ہے۔ قیمت ۶، روپے فی کلو۔

گلشن بیکرز

نزد ایوان محمود ربوہ

ضرورت ہے

ہمیں اپنی فیکٹری میں کام کیلئے درج ذیل آسامیوں کی ضرورت ہے۔

(۱) آفس کلرک تین عدد، عمر کم از کم ۲۵ سال سے اوپر ہو۔

(۲) ڈرائیور، عمر ۴۰ سال سے اوپر اور سابقہ فوجی کو ترجیح دی جائے گی۔

۱۰، منٹگمری روڈ لاہور

میاں بھائی

فون ۲۲۳۳۷۳ - ۲۲۳۳۷۲

بے اولاد

مردوں کیلئے کورس -/200

SPERMATOZOA COURSE

عورتوں کیلئے کورس -/100

STERILITY COURSE

ATHRA COURSE 90/ اٹھرا کورس

تفصیلی لٹریچر مفت

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ ربوہ

فون: ۶۰۶، ۶۰۷، ۷۷۱